منہج کی اقسام

ڈاکٹر محمد فیروزالدین شاہ

صدر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا

بنیادی طور پر بحث و تحقیق میں محقق بالعموم چند اہداف و مقاصد پر طے کر کے ان پر ذہنی توجہ مرکوز رکھتا ہے اور انہی اہداف کی تکمیل اس کے پیش نظر رہتی ہے، یہی اس کا میلان بھی ہوتا ہے، ایک مفسر اپنے میلان کے مطابق اپنے خاص اہداف کی تکمیل میں تفسیر کے نکات پیش کرتا ہے، اسی طرح ایک محدث اور فقیہ بھی اپنے ذہنی میلان کو لے کر چلتا ہے، اور علوم کے میدان میں تالیف کی غرض بھی یہی ہوتی ہے۔[1] اس کو اتجاہ بھی کہتے ہیں۔

مزید تفہیم کے لئے اگر علم تفسیر کو ہی سامنے رکھیں تو منہج اور اتجاہ میں کے مابین کیا فرق ہوگا؟ اس کو بعض محققین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ منہج سے مراد قرآن کریم کی تفسیر سے متعلق خاص مصادر اور وسائل سے استفادہ کرنا، جس سے آیت کا معنی اور اس کے مقصودی نتائج بیان کرنا ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں قرآنی آیات کے معانی اور مقاصد کے کشف و استخراج کی کیفیت اور طریقے کو منہج تفسیر کہہ سکتے ہیں۔

جبکہ اتجاہ سے مراد دینی عقائد، کلامی ابحاث، معاصر رجحانات اور تفسیری اسالیب کے اثرات ہیں، جو مفسر کے تخصص، ذوق اور عقائد کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں۔[2] گویا اتجاہ کا معاصر اردو میں ترجمہ 'رجحان' کیا جا سکتا ہے۔

ہدف کے لحاظ سے منہج کی اقسام:

ڈاکٹر زیان عمر نے ان الفاظ میں منہج کا مفہوم اور اس کے دو بنیادی پہلوؤں کو پیش کیا ہے:

---

[1] الشیخ جعفر السبحانی، المناهج التفسیریة فی علوم القرآن (بیروت: دار الولاء، 1426ھ 2005م) ج 4، ص 20 21۔

[2] محمّد علی الرضائی، دروس فی المناهج والاتجاهات التفسیریة، تعریب قاسم البیضانی (قم: المرکز العالمی للدراسات الإسلامیة، 1426 ھ) ص 18. 19،

"التنظيمُ الصحيح لسلسلة من الأفكار العديدة إمَّا من أجْل الكشف عن حقيقة مجهولة لدينا، أو مِن أجْل البرهنة على حقيقةٍ لا يعرفها الآخرون".

منہج سے مراد مختلف افکار کے تسلسل میں درست اور موزوں ترتیب و تنظیم کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرنا ہے کہ ہمارے پیش نظر جو حقائق تاحال نامعلوم ہوں، وہ منکشف ہو جائیں یا دوسروں پر کسی چیز کی حقیقت کو کھولا اور واضح کیا جائے۔

گویا ہدف کے لحاظ سے منہج کے دو پہلو ہیں:

منہج اختراع: جو حقائق تاحال نامعلوم ہوں، ان کو منکشف کرنا، اس کو منہج اختراع کہتے ہیں۔

منہج تصنیف: دوسروں پر کسی چیز کی حقیقت کو کھولنا اور واضح کرنا، اس کو منہج تصنیف بھی کہا جاتا ہے۔[3]

تعلیمی سرگرمیوں میں منہج سے مراد وہ وسیلہ اور ذریعہ ہے جس کو لے کر ایک محقق کسی موضوع کا مطالعہ اور اس کا علمی تحلیلی تجزیہ اپنے متعلقہ اسلوب کے موافق سرانجام دیتا ہے، وہ اسلوب ذاتی، نفسیاتی، تاریخی، اجتماعی یا سماجی وغیرہ ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر امیل یعقوب نے منہج اور منہجیۃ میں بھی فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"المنهجية: اتباع مجموعة من المعايير والتقنيات والوسائل قَبْل البحث، وفي أثنائه"[4]

اس لحاظ سے بحث و تحقیق کے آغاز سے لیکر اس کے اختتام تک تمام مراحل میں طے شدہ معیارات، فنیات اور وسائل کا لحاظ کرنا منهجية البحث کہلاتا ہے، جبکہ سابقہ علماء کے اسالیب تحقیق اور علوم میں ان کی مصطلحات اور طریقوں کی جانکاری حاصل کرنا منہج کہلاتا ہے۔

منہج کی اہم اقسام

1- منہج استدلالی یا استنباطی:

جس میں مقدمات اور نتائج، اسی طرح اشیاء اور ان کی علتوں کے مابین منطق اور ذھنی سوچ بچار کی بنیاد پر عقلی ربط پیدا کیا جاتا ہے، یہ عمل کلیات میں تامل سے شروع ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ جزئیات تک پہنچا جاتا ہے۔

---

[3] د. محمد زيان عمر، البحث العلمي مناهجه وتقنيناته: ص 48

[4] د. إميل يعقوب، كيف تكتب بحثًا: ص 10 - 11

2. منہج استقرائی:

یہ منہج استنباط کا عکس ہے، اس میں جزئیات کے تتبع سے سے کلیات یا قوانین عامہ تک پہنچا جاتا ہے۔

3. منہج استردادی:

اس منہج میں تحقیق کے معاملات کو ماضی میں وقوع پذیر واقعات کی طرف لوٹایا جاتا ہے، اس عمل سے عصر حاضر میں واقع ہونے والے حوادث اور مشکلات کے حل میں تاریخ کا تجزیہ کر کے استفادہ کی راہیں نکالی جاتی ہیں، اسی منہج کو تاریخی، تحلیلی اور تجربی بھی کہا جاتا ہے۔